جلد ۵۲/۱۷ ۴ احسان ۱۳۴۲ ہش ۱۱ محرم ۱۳۸۳ھ ۴ جون ۱۹۶۳ء نمبر ۱۳۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۳ جون بوقت ۸ بجے صبح

پرسوں دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ کل حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ رات اچھی طرح سے گزر گئی۔ اس وقت ویسے تو طبیعت اچھی ہے۔ البتہ ہلکا سا ضعف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

عیسائیت پر اسلام کا غلبہ حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھوں مقدّر ہو چکا ہے

کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہونی چاہیئے

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عیسائی مذہب سے ہمارا مقابلہ ہے۔ عیسائی مذہب آدم زاد کی خدائی منوانا چاہتا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ حیّ و قیوم خدا کی پرستش ہونے لگے۔ عیسائی مذہب کے پاس اپنی ترقی اور اشاعت کے اس قدر مادی اور ظاہری سامان ہیں کہ ایک انسان پرست یہ سمجھ ہی نہیں سکتا کہ اس مذہب کا استیصال ہو جائیگا لیکن ہم یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ قادر و توانا ہے اور اسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اصلاح خلق کیلئے مبعوث فرمایا اور الٰہی تقدیر یہی ہے کہ آپ دنیا کو اس عقیدہ سے رہائی دلائیں۔ ظاہر بین نظر اسے عجیب سمجھتی ہے۔ مگر خدا چاہتا ہے کہ دنیا کو عجائب قدرت دکھائے اور دین اسلام کو اس کمزور جماعت کے ہاتھوں دنیا پر غالب کرے۔ مصنوعی خدا پر موت آئے اور حیّ و قیوم خدا کی سلطنت اور محبت دلوں میں قائم ہو۔ آپ فرماتے ہیں "اب خدا نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ دنیا کو اس ہلاکت سے نجات دے اور اس تاریکی سے اس کو روشنی میں لائے۔ یہ کام بہتوں کے نزدیک عجیب ہے۔ مگر جو یقین رکھتے ہیں کہ خدا قادر ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں"۔

یہ ایک عظیم بشارت اور ایک عظیم پیشگوئی ہے اور ایک بڑی ذمہ داری اس سے ہم پر عائد ہوتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ہم نے بھی احیاء اسلام کے لئے اپنی جانوں کا فدیہ دینا ہے اور اپنے مالوں کو اس راہ میں بے دریغ خرچ کرنا ہے اور اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان کے ساتھ اس کوشش میں لگے رہنا ہے کہ خدائی نوشتے پورے ہوں اور الٰہی وعدہ کا دن ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ آمین یا رب العالمین۔

یہ کام ایک مسلسل جدوجہد کو چاہتا ہے اور اس تسلسل کی ایک کڑی یہ ہے کہ ہم پاکستان کے ہر عیسائی گھرانے میں "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" پہنچا دیں اور کثرت سے اس کی اشاعت کریں۔ تجویز ہے کہ اس کتاب کے بنگالی، انگریزی اور اردو ایڈیشن لاکھوں کی تعداد میں شائع کئے جائیں۔ اس کے لئے ہمیں دو کام کرنا ہیں۔ اول یہ کہ اس کے اخراجات کیلئے ہم روپیہ مہیا کریں اور دوم یہ کہ اس کی اشاعت کیلئے ہم وقت نکالیں۔ اندازہ ہے کہ اس پر ۲۰ روپے فی سینکڑہ خرچ آئیگا۔ پس جو جماعتیں اور احباب اس کتاب کی جسقدر کاپیاں لینا چاہیں یا اشاعت کیلئے ہمیں دینا چاہیں وہ فوری طور پر نظارت اصلاح و ارشاد کو اس کی اطلاع دیں اور ساتھ ہی اسی قدر روپیہ بھی بھجوائیں (یعنی ۲۰ روپیہ فی سینکڑہ کے حساب سے) یاد رکھیں کہ اس تعلق میں نقد روپیہ بھجوائے جائیں وعدہ نہیں چاہئے نقد روپیہ چاہیئے اور وہ بھی فوری۔ جزاکم اللہ۔ اسی طرح اپنے اپنے امراء / پریذیڈنٹ کے سامنے اپنے اوقات پیش کریں تا منظم طور پر اور جلد تر اس کی اشاعت ہو سکے۔ اللہ تعالےٰ آپکو جزائے خیر دے اور احیاء اسلام کیلئے ہماری ان حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔ خدائے واحد کی پرستش ہونے لگے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بزرگی دنیا پر اور تمام انبیاء پر، اولین و آخرین پر ثابت ہو۔

نوٹ:۔ خدام اور انصار کو چاہیئے کہ وہ اپنی خدمات رضاکارانہ پیش کریں تا اشاعت کا کام بااحسن طریق پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ خاکسار: مرزا ناصر احمد ربوہ ۳-۶-۶۳

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ - جون ۶۳ء

الحمد للہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم جس غیر متوقع ابتلا میں جماعتِ احمدیہ اس دفعہ ڈالی گئی تھی وہ بھی اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کے ساتھ جلد ہی ختم ہو گیا۔ ہمارا [illegible] شکریہ اسی ذات کے حضور میں ہے کہ جس نے آج ہی نہیں بلکہ پہلے بھی کئی بار بڑے بڑے ابتلاؤں سے ہمیں نجات دی۔ اور ہم اس کے دلی شکر گزار ہیں کہ پہلے کی طرح اس دفعہ بھی جماعت نے صبر و رضا کا وہی مبارک نمونہ پیش کیا جو وہ پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دکھاتی رہی ہے۔

الٰہی جماعتوں پر ابتلا آتے ہی رہتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ الٰہی جماعتیں ابتلاؤں ہی میں پل کر پھولتی پھلتی ہیں۔ اور در اصل یہ آزمائشیں ہوتی ہی اس لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی رحمانیت اور رحیمیت کا پوری شان کے ساتھ مظاہرہ کرنا چاہتا ہے تاکہ کمزوروں کے دلوں میں قوت پیدا ہو اور خود اعتمادی کی غذا دے کر اسی طرح انہیں نشو و نما دے جس طرح پانی پودوں کو نشو و نما دیتا ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ یہ ابتلا اپنی نوعیت میں بالکل نیا تھا۔ جماعت پر بے شک بڑے بڑے ابتلا آئے ہیں مگر ان کی نوعیت جدا تھی۔ ہم نے سب کچھ برداشت کیا ہے مگر یہ ہم کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے کہ ہمارے پیارے امام کے قلم یا زبان سے نکلا ہوا ایک لفظ کیا ایک حرف کیا ایک نقطہ بھی تبدیل ہو جائے۔ کوئی سچا احمدی حضور اقدس علیہ السلام کے کلام میں ذرا سا تغیر بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اگرچہ سہواً کبھی ایسا ہو بھی جائے کہ کسی مضمون میں آپ کے حوالہ میں سے کوئی کتابت کی بھی غلطی ہو جائے تو ہر احمدی کا دل تڑپ اٹھتا ہے۔

(اس ابتلاء میں جماعت نے جو مظاہرہ کیا ہے وہ تو اضطراری تھا وہ ایک ایسی تڑپ تھی جو اس وقت اٹھتی ہے کہ کسی کی ہتھیلی پر جلتا ہوا کوئلہ رکھ دیا جائے۔ ہمیں اس کے لئے کسی عذر کی ضرورت نہیں ہے تاہم ہم ان غیر از جماعت دوستوں کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے ہمارے دکھ میں ہمارا ساتھ دیا اور حق بات کہنے میں جرأت سے کام لیا۔ یہ درست ہے کہ یہ اسلام کی عزت اور وقار کا سوال تھا۔ اس لئے ہر مسلمان کے دل میں تڑپ پیدا ہونا قدرتی بات تھی مگر پھر بھی یہ امر اس کی بھی علامت ہے کہ مسلمانوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے لوگ بکثرت اب بھی موجود ہیں جو حق بات کی حمایت میں کھڑا ہونا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ یہ ایسی بات ہے جس نے ہمیں اور بھی پُر امید بنا دیا ہے اور ہمارے ایمان میں جس سے بہت اضافہ ہوا ہے۔

ہم ان دوستوں کے بھی خاص طور پر شکر گزار ہیں جنہوں نے خاموشی سے کام لیا ہے۔ یہ بھی در اصل اس بات کی علامت ہے کہ سچا مسلمان باطل کی حمایت کے لئے کھڑا ہونے کو کبھی تیار نہیں ہو سکتا۔ گو وہ زبان سے اس کا اظہار نہ کرے۔

ہم آخر میں حکومت کے بھی دلی طور پر شکر گزار ہیں کہ اس نے جلد ہی اپنے غلط اقدام کو محسوس کر لیا اور اپنی پہلی فرصت میں اس کا تدارک کر دیا۔ اس سے حکومت کی حق پسندی پر روشنی پڑتی ہے اور ہمیں فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی سنجیدہ، فرض شناس اور فعال حکومت ہم کو عطا کی ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العالمین الرحمٰن الرحیم
مالک یوم الدین۔

اسلام ایک علمی دین ہے

ذیل میں ہم ایک دینی ہفت روزہ سے مدینہ یونیورسٹی کے معمر ترین استاذ شیخ محمد الامین الشنقیطی کی ایک تقریر بعینہٖ اسی طرح نقل کرتے ہیں جس طرح ہفت روزہ مذکور نے شائع کی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"وائس چانسلر کے اس مختصر خطاب کے بعد اسلامی یونیورسٹی کے معمر ترین استاذ شیخ محمد الامین الشنقیطی نے تقریر فرمائی جس میں انہوں نے کہا:۔ آج کے اس بے دینی اور الحاد کے دور میں اس مقدس مقام پر حصول علم دین کی خاطر جمع ہونا محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کا احسان ہے اور اس احسانِ عظیم کے لئے ہمیں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ ہر شخص کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا میں وطنیت اور قومیت کی جس قدر بھی جنگیں لڑی جا رہی ہیں ہمارا ان میں سے کسی سے کوئی تعلق نہیں بلکہ ہمارے اس اجتماع کا مقصد یہ ہے کہ ہم خدا کے سپاہی بن کر یہاں سے نکلیں اور اس کے دین کو تمام دنیا میں پھیلائیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں"

(ایشیاء ۲۸ ۵/۶۳ ص۱ و ص۱)

ہمیں اس تقریر کو پڑھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اسلام حقیقتاً ایک علمی دین ہے اور جو ضابطۂ حیات جس میں سیاسی اصول بھی شامل ہیں اسلام نے دنیا کو دیا ہے۔ اس پر عمل کرنے سے دنیا کی فلاح ہو سکتی ہے اور آج مغربی آزادیوں نے جو دنیا کی صورتِ حال بنا دی ہے اس کا صحیح اور مؤثر جواب یہی ہے کہ اسلامی اخلاق کے نمونہ کو نہ صرف اسلامی ممالک میں بلکہ تمام دنیا کے ممالک میں پیش کیا جائے۔ مگر یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب مسلمانوں کی جماعتیں قومیت اور نسلی تنازعات سے علیحدہ ہو کر اسلام کو علمی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کریں۔

اگر مدینہ یونیورسٹی یا دیگر ادارے جو حال ہی میں عرب میں قائم ہوئے ہیں خاص کر مجلس رابطہ عالم اسلامی اپنے آپ کو ملکی سیاسی پالیسیوں سے علیحدہ رکھ کر پروگرام کے مطابق کام کریں تو یقیناً ان کا یہ کام اس کام میں ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے جو کام شروع ہی سے جماعت احمدیہ سر انجام دے رہی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ دین کا کام پل صراط پر سے گزرنے کے مترادف ہے۔ اس راستہ میں بہت سے کھڈ واقعہ ہیں اگر ان کھڈوں سے احتیاط نہ برتی جائے تو یقیناً یہ کام کما حقہ سر انجام نہیں پا سکتا۔ اس راستہ میں سب سے بڑا کھڈ جو آتا ہے وہ یقیناً ملکی سیاست ہے آج دنیا میں بہت سی قومیں نسلیں اور قومیت کی بنا پر ممالک موجود ہیں۔ خود اسلامی ممالک کا رجحان بھی مغربی نیشنلزم کی طرف ہو رہا ہے اور خاص کر عربوں میں یہ رجحان بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

یقیناً عربستان یا دیگر اسلامی ممالک آج دینی لحاظ سے ایک قومیت میں شامل ہیں تاہم ان میں جغرافیائی اور نسلی وحدتیں ایسی موجود ہیں جن کو موجودہ زمانہ میں نظر انداز کرنا آسان نہیں۔ ایسی صورت میں اسلام جیسے عالمگیر دین کی اشاعت اور اس کے اصولوں کی دنیا میں فتح اسی وقت ہو سکتی ہے جب اسلام کو سیاسی رنگ میں نہیں بلکہ علمی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا جائے اور ملکی سیاست سے اپنے تئیں بالکل الگ رکھا جائے آج دنیا اس قدر وسیع ہو گئی ہے بلکہ کہنا چاہیئے اس قدر تنگ ہو گئی ہے کہ کوئی قوم دوسروں سے اپنے آپ کو علیحدہ کر کے ترقی نہیں کر سکتی چہ جائیکہ دین اسلام جیسی عالمگیر تحریک کو مقامی یک جہتی بنا دیا جائے مغربی اقوام دنیاوی طاقت میں مسلمان اقوام سے اتنی آگے نکل گئی ہوئی ہیں کہ کسی سیاسی اور طاقتی حرکت سے اسلام کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچنے کا بہت احتمال ہے۔ اسلامی ممالک اور غیر اسلامی ممالک میں دنیوی طاقت کے لحاظ سے جو تفاوت ہے اس کی مثال ایک شیر خوار بچہ اور ایک بھرپور جوان پہلوان کے مقابلہ سے بھی دینا ممکن نہیں۔ آج دنیوی لحاظ سے مسلمان سخت کمزور ہیں اور یاد رکھنا چاہیئے کہ کمزور کی جارحانہ پالیسی بجائے فائدہ کے نقصان دہ ہی ہو سکتی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مسلمان اقوام بزدلوں کی طرح غیر اقوام کے مقابلہ میں خوشامد اور لجاجت سے رہیں بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اسلام کو فائق کرنے کے لئے ہمیں نہایت احتیاط اور دانشمندی سے اقدام کرنا چاہیئے اور خواہ مخواہ ایسی صورتِ حال پیدا نہیں ہونے دینا چاہیئے کہ جس سے ہمارے حریفوں کو ہمیں کچلنے کا بہانہ مل جائے۔ اس لئے ہمیں اسلامی اخلاق کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر میدان کارزار میں قدم رکھنا چاہیئے۔

دوسری بات اس ضمن میں جو ہمیں پیش نظر رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ اسلام ایک عالمگیر دین ہے۔ اسلام کا قرآن کریم اور اسلام کا رسول اللہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ کسی خاص قوم کا اجارہ نہیں ہے۔ جس طرح ایک عرب فلاح کا حقدار ہے اسی طرح ایک جاپانی یا انگریز یا امریکی بھی فلاح کا حقدار ہے۔ اسلام کی عالمگیری اور رحمۃ للعالمینی کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اسلام کو با حسن طریق دنیا کے ہر انسان دنیا کی ہر قوم کے سامنے پیش کریں اور قومیت اور جغرافیائی تفرقات سے بالکل الگ تھلگ ہو کر کام کریں۔ اور عقائد کی اختلافات کو اپنے راستہ میں حائل نہ ہونے دیں۔ تاہم ہمیں آخر میں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ مسلمانوں کی اس بارے ذہنیت ابھی اسلامی اخلاق کے ساتھ مطابقت نہیں کھا رہی اور وہ باہمی تعاون کی بجائے معاندانہ رنگ رکھتی ہے۔

عیسائیت کے بنیادی عقیدہ الوہیت مسیح

پر

ایک تحریری مناظرہ

مکرم رانا محمد اسلم صاحب بی۔اے جنرل سیکرٹری مرکز تحقیق مسیحیت اچھرہ لاہور

۱۹۶۲ء میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کے ساتھ مشہور مسیحی مناظر پادری عبدالحق صاحب کا ایک کامیاب تحریری مناظرہ ہوا تھا جو بعد میں کتابی صورت میں بھی شائع کر دیا گیا تھا۔ اس مناظرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک غیر از جماعت دوست مکرم رانا محمد اسلم صاحب بی۔اے جنرل سیکرٹری مرکز تحقیق مسیحیت اچھرہ لاہور نے مندرجہ ذیل مضمون تحریر فرمایا ہے (ادارہ)

حضرت مسیح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل شدہ انجیل شریف مسیحیت کے آغاز میں ہی زمانہ کی دستبرد کا شکار ہو گئی۔ آپ کے معتقدات اور عبادات کو جاننا بھی دشوار ہو گیا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ کی شخصیت ہی متنازعہ فیہ بن گئی۔ حضرت مریم صدیقہ۔ مسیح۔ روح القدس اور خدا تعالیٰ سے متعلق صحیح نظریہ قائم کرنے کے لئے کافی مجالس منعقد ہوئیں۔ بالآخر کارپردازان کلیسا کی اکثریت نے آپ کو الوہیت کا درجہ دے دیا۔ عقیدہ تثلیث دیگر مذاہب میں پہلے سے مروّج تھا۔ توحید پرست مسیحیوں کا کہنا ہے کہ یونانی اثرات کے تحت یہ عقیدہ مسیحیوں نے بھی اپنا لیا۔

اسلامی اور مسیحی عقائد کے درمیان الوہیت مسیح عظیم ترین اور بنیادی فرق ہے۔ اس کے ابطال اور اثبات کے لئے فریقین مدت مدید سے طبع آزمائی کرتے آئے ہیں۔ ۱۹۶۲ء میں اس مسئلہ پر شہرۂ آفاق مسیحی مناظر پادری عبدالحق (چندی گڑھ) اور احمدی عالم مولوی ابوالعطاء (ربوہ) کے درمیان تحریری مناظرہ ہوا۔ مورخہ ۲۱ مئی کو ابوالعطاء صاحب نے پادری صاحب کا پہلا پرچہ بعنوان "ابن اللہ کا تجسم" وصول کیا۔ اس کے شروع میں کچھ باتیں موضوع سے غیر متعلق تھیں۔ اگلے دن انہوں نے پرچہ واپس بھیجتے ہوئے پادری صاحب سے درخواست کی کہ یہ مواد حذف کر کے پرچہ بھیجدیں۔ انہوں نے وہ پرچہ تو اپنے پاس رکھ لیا اور احمدی مناظر کو لکھ دیا کہ "اگر آپ نے ۴ جون تک اس کا جواب رجسٹرڈ نہ بھیجا تو ہم اس پرچے کو آپ کی جماعت کو شکست خوردہ تصور کر کے آئندہ لکھنا بند کر دیں گے۔"

ان حالات میں مولوی صاحب نے اپنی طرف سے ایک پرچہ الوہیت مسیح کی تردید میں لکھ کر ۴ جون کو رجسٹری کر دیا۔ اسی دن ان کو مسیحی مناظر کا پرچہ اپنی پہلی صورت میں ملا۔ مولوی صاحب کے پہلے پرچہ کا جواب ۱۲ جون کو تحریر کیا گیا۔ اسی مہینہ کی ۳۰ تاریخ کو احمدی مناظر نے چھ حصص پر مشتمل دوسرا پرچہ بھیجا۔ پادری صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ یہ چاروں پرچے اور ان سے متعلقہ خط و کتابت مکتبہ الفرقان ربوہ کی طرف سے ۲۳۲ صفحات کی کتاب کی صورت میں شائع کی گئی ہے۔

ابوالعطاء صاحب نے پندرہ نکات پر مشتمل اپنے پہلے پرچہ میں بتایا ہے کہ تمام انبیاء بشمولیت مسیح علیہ السلام کا مشن توحید خداوندی کا درس دیتا تھا۔ عقیدت مندوں نے جہالت سے مسیح کو الوہیت کا درجہ دے دیا۔ حالانکہ آنجناب صفات الٰہیہ سے متصف نہیں تھے۔ بائیبل مقدس میں "خدا کا بیٹا" کے معنی خدا کا فرمانبردار اور محبوب انسان ہیں۔ مسیح کو خدا کا بیٹا ماننے سے آپ کی الوہیت ثابت نہیں ہوتی۔

پادری صاحب نے دوسرے پرچہ میں مولوی صاحب کو جواب دیا ہے۔ ان کا طرزِ بیان جارحانہ اور حکیمانہ ہے۔ انہیں اپنی علمیت پر بے حد ناز ہے۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اکیلے مولوی ابوالعطاء ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ربوہ کے تمام احمدی علماء جواب تیار کر کے ابوالعطاء کے نام سے بھیج دیتے ہیں۔ پادری صاحب کے دلائل بے وزن اور کمزور ہیں۔ انہوں نے فلسفیانہ اصطلاحات کی مدد سے باتیں بنا کر اور حجتیں کاٹ کر اپنی علمی کمزوری کو چھپایا ہے۔ وہ یہ شکایت کرنے میں کسی حد تک حق بجانب ہیں کہ مولوی صاحب نے "نمبر شمار بڑھانے کی ضرورت کو پورا کیا ہے۔" مسیحی مناظر کے جذباتی طرزِ استدلال میں احمدی علماء سے متعلق جو رویہ اختیار کیا گیا ہے اور جس روا طریق سے ان کے خلاف زہرافشانی کی گئی ہے۔ کسی دین کے عالم کی شایان شان نہیں ہے۔

پادری صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ محض "خدا کا بیٹا کہنا" دلیل الوہیت نہیں۔ البتہ دعوے کرتے ہیں کہ صرف مسیح کو ہی اکلوتا بیٹا کہا گیا ہے۔

مولوی ابوالعطاء صاحب نے اپنے دوسرے پرچہ میں پادری صاحب کے دونوں پرچوں کا جواب دیا ہے۔ اس کے چھ حصے ہیں پہلے حصہ میں امور متفرقہ مثلاً آغاز مناظرہ کے حالات کا ذکر کیا ہے۔ اور پادری صاحب کی توجہ ان کی غلط طریق سے درج کردہ چند اصطلاحات و تراکیب کی طرف مبذول کرائی ہے۔

مسیحی مناظر نے اقرار کیا ہے کہ مسیح کو "خدا کا بیٹا" کہنے میں کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ ہم لوگ ان کی خدائی "اکلوتا بیٹا" سے ثابت کرتے ہیں۔ یہ اصطلاح انجیل یوحنا میں چار بار اور یوحنا کے خط میں ایک دفعہ استعمال ہوئی ہے۔ مسیح کی الوہیت ثابت کرنے کے واسطے شاید مضبوط ترین دلیل ہے۔ جناب ابوالعطاء نے اپنے پرچہ کے دوسرے حصہ میں اس کا عالمانہ اور محققانہ جائزہ لیا ہے۔ کہ مقدس یوحنا کی طبیعت جدت پسندی اور مبالغہ آرائی کی طرف مائل تھی۔ اس لئے اس نے مسیح کا خدا تعالیٰ سے قرب خاص جتانے کی غرض سے انہیں اکلوتا بیٹا لکھ دیا۔ اس پر مغز ٹھوس علمی اور لاجواب توضیح پر فاضل احمدی مناظر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔

تیسرا حصہ اس مناظرہ میں بائیبل کی حیثیت پر بحث کے لئے وقف ہے۔ پادری صاحب رقمطراز ہیں۔

"ہماری تردید ہمارے مسلمات اور عقلی دلائل سے کی جائے" (ص۱۴۳)

مولوی صاحب دلائل عقلیہ کے ساتھ بائیبل کے محرف اور الحاقی حصے چھوڑ کر نبیوں کے اصل اور معتبر کلام سے دلیل پکڑنا پسند کرتے ہیں (ص۱۴۳) بہتر تھا کہ پہلے بائیبل جو پادری صاحب کے مسلمات میں سے ہے کی الہامی حیثیت پر مناظرہ ہوتا ان حالات مولوی صاحب کا کہنا درست ہے کہ متشابہ بیانات کی تاویل دیگر محکم بیانات کی مطابقت سے کی جائے۔

چوتھے حصہ میں احمدی عالم نے جناب پادری صاحب کے پہلے پرچہ کا تفصیلی اور بنظر عمیق جائزہ لیا ہے۔ البتہ یہ نہیں پوچھا کہ جب محققین اور معتبر و مستند مسیحی علماء کتاب مرقس کی آخری بارہ آیات جعلی اور الحاقی قرار دے چکے ہیں۔ تو پادری صاحب نے ان سے دلیل کیوں پکڑی؟ پادری صاحب کے پرچے میں فلسفیانہ اصطلاحات کی بھرمار ہے۔ مولوی صاحب کے جوابات معقول اور وزنی ہیں۔ انجیل یوحنا کی ابتداء میں مذکور "کلام" کی قابل تعریف تشریح کی ہے۔ ان کے نزدیک پادری عبدالحق صاحب "فرضی اور خود ساختہ مخمصہ کا نام الٰہیات رکھتے ہیں"۔

پانچویں حصہ میں مسیحی عالم کے دوسرے پرچہ کا فقرہ بہ فقرہ عمدگی سے جواب دیا گیا ہے۔ جب حضرت مسیح کے کھانے پینے سونے وغیرہ کا ذکر آئے تو پادری صاحب کہتے ہیں کہ آپ نے یہ کام انسان ہونے کی حیثیت سے کئے۔ معجزات سے آپ کی الوہیت کا ثبوت مہیا کرتے ہیں۔ گویا مسیح کو خدا اور انسان مان کر مسیحی بھائی آپ کی طرف منسوب کردہ بائیبل کے بیانات کو بچا اور اپنے موقف مضبوط ثابت کرتے ہیں۔ ابوالعطاء صاحب نے اس ڈھکوسلا پر مناسب جرح کی ہے۔

انجیل یوحنا کے دسویں باب میں حضرت مسیح اور یہود کے درمیان ایک مکالمہ کا ذکر ہے۔ اس کی تفسیر میں دو مناظروں نے اپنی قابلیت اور علمیت کے جوہر دکھائے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر احمدی مناظر درست ہے۔ تو الوہیت مسیح ثابت نہیں ہوتی۔ اور اگر پادری صاحب کی رائے کو درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو بھی الوہیت مسیح کا سراغ نہیں ملتا۔ (کیونکہ "خدا کا بیٹا" خدا کا مصداق و مترادف نہیں) البتہ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ یسوع مسیح نے اس موقعہ پر "داؤ پیچ" سے کام لیا (نعوذ باللہ) قربان جائیں پادری صاحب کے ایسی خدا نے انہیں یہ "حکمت" (ص۲۰۸) بخشی ہے کہ کبھی تو اپنے نجات دہندہ اور پاک ثالوث کے اقنوم ثانی خداوند یسوع مسیح کے دغاباز اور فریبی ہونے کے دلائل پیش کریں اور کبھی مد مقابل سے خالق کی مثال کا

مخلوقات ہی سے مطالبہ کریں؟ یالعجب!!

جب پادری صاحب کو مولوی صاحب کا یہ پرچہ ملا اور ان پر اپنی استعمال کردہ تراکیب کی غلطیاں واضح ہوئیں تو وہ بھڑک اٹھے اور مناظرہ ختم کر دیا تاکہ احمدی مناظر کو "مذہبی تحقیق کی آڑ میں ہماری پگڑی اچھالنے کا موقع نہ مل سکے" (۲۲۶) اور مولوی صاحب کے اصرار کے باوجود مزید لکھنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ راقم الحروف کی رائے میں پادری صاحب کا اس طریق سے مناظرہ ختم کرنا ان کی کمزوری اور دلائل کے فقدان اور قبولیت حق سے گریزاں ہونے پر دال ہے۔ اس سے ان کا یہ گمان بھی غلط ثابت ہو چکا ہے کہ مولوی صاحب نے ان کا پرچہ لوہے کے چنے سمجھ کر واپس بھیجا تھا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ دوبارہ آنے پر مولوی صاحب نے اسے شیر مادر سمجھا لیکن پادری صاحب نے حریف کے چوتھے پرچہ کو بھاری پتھر سمجھ کر چھوڑ دیا۔

موجودہ مسیحیت کی عمارت کی بنیاد الوہیت مسیح ہے۔ تثلیث، تجسم خدا، کفارہ صلیب اور نجات بنی نوع انسان کی جان الوہیت مسیح ہے۔ اگر یہ واضح کر دیا جائے کہ حضرت مسیح خدا نہیں، صرف انسان تھے تو عیسائیت کی عمارت دھڑام سے نیچے آ گرتی ہے۔ مولوی ابوالعطاء صاحب نے اس مناظرہ میں مشہور ترین مسیحی مناظر کو شکست فاش دے کر قابل فخر کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ اب اس موضوع پر مسیحی علماء کا لکھنا کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مترادف ہوگا۔

یہ حقیقت کھل کر سامنے آ گئی ہے کہ پادری صاحب کا سرمایۂ افتخار قرآن و بائبل کے چند حوالجات اور فلسفہ کی کچھ رٹی ہوئی غلط سلط اصطلاحات پر مشتمل ہے جہاں تک ان مذہبی کتابوں کی روح اور ان کے علوم و معارف جاننے کا تعلق ہے موصوف ان سے قطعی نابلد اور جاہل مطلق ہیں۔ تاریخ، جغرافیہ، فلکیات، فلسفہ وغیرہ تمام علوم کلام خداوندی کو سمجھنے کے لئے ہیں لیکن فلسفہ دان پادری صاحب کسی بات کو فلسفہ سے ثابت کرنے اور اس کی مدد اور وضاحت کے واسطے بائبل یا قرآن میں سے حوالہ دیتے ہیں چنانچہ مولوی صاحب نے خوب کہا ہے کہ "بائبل کچھ کہتی رہے مگر پادری صاحب علت و معلول میں ہی پھنسے رہیں گے۔" (ص ۲۰۳)

اس مناظرانہ خط و کتابت کے مندرجات سے ہمیں پتہ چلا ہے کہ قرآن و بائبل اور دیگر علوم و فنون تو کجا پادری صاحب موصوف جدید مسیحی علماء کی تصانیف سے بھی کچھ مس نہیں رکھتے۔

؎ بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

خادم اسلام محمد اسلم رانا جنرل سیکرٹری مرکز تحقیق مسیحیت اچھرہ لاہور

قرآن کریم کی رو سے توریت و انجیل

محرف و مبدّل اور منسوخ ہیں

(مکرم غلام حیدر خان صاحب باندھی ضلع نوابشاہ)

بعض عیسائی اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ قرآن کریم توریت اور انجیل کو محرف و مبدل و منسوخ قرار نہیں دیتا چنانچہ ہنری مارٹن صاحب سابق پرنسپل مدرسہ اسلامیات لنڈور جو اپنی کتاب "مسیحی دین کا بیان" میں لکھتے ہیں

"یہ جاننا فائدے سے خالی نہیں ہے کہ قرآن میں کتب مقدسہ کا ذکر ہمیشہ تعظیم کے ساتھ آیا ہے ان کے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جن سے صفائی کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمدؐ کم از کم کتب مقدسہ کے الہامی اور صحیح ہونے کے قائل تھے!"

(کتاب مذکور ص ۱۹)

پھر قرآن کریم کی بعض آیات اپنی تائید میں پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"قرآن کے جن مقامات کا ہم نے اب تک مطالعہ کیا ہے ان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت محمدؐ نے کتب سابقہ کے محرف ہونے کی تعلیم قطعی نہیں دی ہوگی!"

(کتاب مذکور ص ۲۲)

پھر لکھتے ہیں:-

"کتب مقدسہ کے متن میں تحریف نہیں کی گئی۔ قرآن میں کہیں بھی اس قسم کا الزام نہیں لگایا گیا... کتب مقدسہ کے متن میں تحریف کرنے کا الزام یہودیوں پر بھی کہیں بھی قرآن میں نہیں لگایا گیا!" ص ۲۹

اب ہم اختصار کے ساتھ ثابت کرتے ہیں کہ قرآن کریم کتب سابقہ مقدسہ کو محرف و مبدل قرار دیتا ہے اور انہیں منسوخ شدہ بیان کرتا ہے۔

پادری صاحب نے جن آیات کا حوالہ دیا ہے ان سے ہرگز یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ "حضرت محمدؐ نے کتب سابقہ کے محرف ہونے کی تعلیم قطعی نہیں دی ہوگی۔" ان آیات سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو صرف اتنا "کہ خود خدا نے کتب مقدسہ اپنے پیغمبروں کو دیں" نیز یہ کہ وہ الہامی تھیں۔

لیکن ان سے یہ بات ہرگز مستنبط نہیں ہوتی کہ وہ اب محرف و مبدل نہیں ہیں یا وہ منسوخ نہیں ہو چکیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء آیت ۴۷ میں فرمایا ہے (ترجمہ) جو لوگ یہودی ہیں ان میں سے بعض (خدا کی) باتوں کو ان کی جگہوں سے ادل بدل دیتے ہیں.... الخ"

پھر سورہ المائدہ آیت ۱۴ میں ہے "اور ان کے پختہ عہد توڑ دینے کے سبب سے ہم نے ان پر لعنت کی تھی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا تھا۔ چنانچہ وہ کتاب کے الفاظ کو انکی جگہوں سے ادل بدل دیتے ہیں۔ (یحرفون الکلم عن مواضعہ) اور جس بات کی انہیں نصیحت کی گئی تھی اس کا اکثر حصہ بھلا بیٹھے ہیں.... الخ"

علامہ زمخشری آیت کے اس حصہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"(یحرفون الکلم) بیان لقسوۃ قلوبھم لانہ لاقسوۃ اشد من الافتراء علی اللہ وتغییر وحیہ (ونسوحظا) وترکوا نصیبًا جزیلا وقسطا وافیا (مما ذکروا بہ) من التوراۃ"

(ملاحظہ ہو کشاف)۔

ترجمہ:- یحرفون الکلم میں ان کے دل کی سختی کا بیان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے سے بڑھ اور اس کی وحی میں تغیر و تبدل کرنے سے بڑھ کر اور کوئی سخت دلی نہیں ہو سکتی۔ (ونسوحظا) یعنی انہوں نے اس کا یعنی تورات کا ایک بڑا حصہ ترک کر دیا۔

علامہ بیضاوی اپنی تفسیر میں اس آیت کے معنی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"لاقسوۃ اشد من تغییر کلام اللہ تعالیٰ والافتراء علیہ ... وترکوا نصیبًا وافیا من التوراۃ" ترجمہ کہ خدا تعالیٰ کے کلام کو ادل بدل کرنے اور اس پر افترا کرنے سے بڑھ کر کوئی سخت دلی نہیں اور نیز انہوں نے تورات کا کافی حصہ ترک کر دیا تھا۔

ان تفسیروں کا حوالہ دینے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ مصنف کتاب "مسیحی دین کا بیان" نے سر سید احمد خان مرحوم کے ایک رسالہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اسلام "کے بڑے بڑے علماء محققین نے کتب مقدسہ میں پہلی تین قسموں کی تحریف کے واقع ہونے سے انکار کیا ہے" یعنی "اول یہ کہ کتب مقدسہ میں کچھ لفظ یا عبارت اپنی طرف سے بڑھا دیں دوسرے یہ کہ ان میں سے کچھ لفظ یا عبارت گھٹا دیں۔ سوم یہ کہ لفظوں کو بدل دیں یعنی اصل لفظ نکال کر ان کے بدلے اور لفظ داخل کر دیں۔"

(کتاب مذکور ص ۳۰-۳۱)

محولہ بالا قرآن کریم کی آیات کی تفسیر جو علامہ زمخشری مؤلف کشاف اور قاضی بیضاوی نے کی ہے اس سے ثابت ہے کہ یہ دونوں محقق علماء توریت میں تینوں قسم کی تحریف کے قائل تھے اور دوسری تفاسیر سے بھی ان معنوں کی تائید میں حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔

اس ضمن میں مندرجہ ذیل آیات بھی بطور تائیدی حوالہ کے دیکھی جا سکتی ہیں سورہ بقرہ آیات ۸۰، ۸۱، ۱۱۲، ۲۱۲، آل عمران آیات نمبر ۲۰، ۲۵، ۷۹۔

اب ذرا عیسائیوں کے متعلق قرآن کریم کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم اور عیسائیوں کی طرف سے اسے بگاڑنے کا ذکر سورہ المائدہ آیت ۷۳، ۷۴ میں ملاحظہ ہو۔ (ترجمہ) "جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یقیناً اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے وہ ضرور کافر ہو گئے اور مسیح نے (تو) کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ بات یہی ہے کہ جو شخص (کسی کو) اللہ کا شریک بنائے تو (سمجھو کہ) اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔ (آیت ۷۳)

جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ یقیناً تین میں سے ایک ہے وہ یقیناً کافر ہو گئے اور سوائے ایک معبود کے کوئی دوسرا معبود نہیں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو ان میں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔" (آیت ۷۴)

مندرجہ بالا آیات میں صاف یہ بیان کیا گیا ہے کہ عیسائیوں نے اس تعلیم کو جو خدا کے پاک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی تبدیل کر لیا ہے۔ حضرت مسیح نے توحید کی تعلیم دی تھی لیکن انہوں نے انجیل میں ایسی عبارت داخل کر دی کہ جس سے حضرت عیسیٰ خود اِلٰہ اور معبود ثابت ہوں۔ اور ایسی باتیں ایزاد کر دیں جن سے تثلیث کو ثابت کر سکیں۔ پھر خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی سزا بھی بیان کر دی کہ دوزخ میں جائیں گے اور کوئی کفارہ ان کے کام نہ آئے گا۔

"مسیحی دین کا بیان" کے مصنف نے تحریف کی ایک قسم یہ بیان کی تھی "کہ لفظوں

کو بدل دیں یعنی اصل لفظ نکال کر ان کے بدلے اور لفظ داخل کر دیں۔" (کتاب مذکورہ ...)

اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا موجودہ اناجیل میں اصل الفاظ موجود ہیں جو حضرت عیسیٰؑ کی طرف خدا تعالیٰ نے الہاماً نازل فرمائے تھے۔ عیسائی علماء خود تسلیم کرتے ہیں کہ:۔

(۱) "عبرانی یا آرامی زبان تھی جس میں ہمارا خداوند یا اس کے شاگرد عموماً کلام کرتے تھے۔ (تفسیر متی ص...)

(اب عیسائیوں کے پاس عبرانی زبان میں لکھی ہوئی اصل انجیل موجود نہیں ہے۔)

(۲) "کلیسیا کے قائم ہو جانے کے بعد اور کچھ عرصہ تک عہد جدید کے نوشتوں کا جیسے کہ وہ موجودہ حالت میں نظر آتے ہیں وجود نہ تھا۔ رسول اور ان کے اول تابعین کی منادی اور نو مریدوں کی تسلیم محض مسیح کے کام اور کلام کے گواہ ہونے کے طور پر زبانی کیا کرتے تھے جب مسیحیوں کی پہلی پشت گزر گئی تو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ ان زبانی روایات و تعلیمات کو قلمبند کیا جائے تاکہ وہ خاص طور پر محفوظ و قائم رہیں ... یوں چاروں انجیل رسول کے اعمال اور مقدس پولوس پطرس و یعقوب و یوحنا کے خطوط و مکاشفات یوحنا معرض وجود میں آئے۔"

(ملاحظہ ہو تفسیر متی ص...)

جو کتاب ایک نبی کے اس کے ماننے اور دیکھنے والوں کی ایک پشت گزر جانے کے بعد زبانی روایات و تعلیمات اکٹھی کر کے قلمبند کی جائے اس میں اس نبی کے فرمائے ہوئے الفاظ اور خدا تعالیٰ کے اصل الہامی الفاظ جس حد تک محفوظ رہ سکتے ہیں ہر ایک دانا اس کا اندازہ اور قیاس کر سکتا ہے۔

(۳) جو اناجیل ایک پشت گزر جانے کے بعد مرتب کی گئی تھیں اب ان کے متعلق بھی سنیئے "لیکن ان قدیم اور اصلی نوشتوں کا اب کچھ پتہ نہیں اور ان کا دستیاب ہونا دیگر دنیاوی دستاویزات وغیرہ کے جن کا ذکر اوپر ہوا ہے اور بھی زیادہ مشکل ہے کیونکہ دوسری اور تیسری صدی میں جو سخت ایذائیں اور مظالم مسیحیوں کو برداشت کرنے پڑتے تھے ان میں مسیحی کتابیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر برباد کر دی گئی تھیں ... پس جو سب سے قدیم نسخے اس وقت ہمارے پاس موجود ہیں وہ جہاں تک اندازہ لگایا جا سکتا ہے چوتھی صدی کے ہیں اس سے قبل زمانہ کے بھی کچھ پراگندہ ٹکڑے ہیں لیکن چوتھی صدی سے ان یونانی نسخوں کی تعداد میں بہت کچھ اضافہ ہو جاتا ہے۔"

(تفسیر متی ص ۶، ۷)

مندرجہ بالا اقتباس سے معلوم ہوا کہ موجودہ اناجیل چوتھی صدی یا اس کے بعد کے یونانی نسخوں سے ترجمہ کئے گئے ہیں

(۴) اب ذرا اناجیل کی بھی حقیقت معلوم ہو:۔

"ان کو بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر زمانہ حال کے لحاظ سے تاریخ کا اطلاق تو نہیں ہو سکتا البتہ ان کو خداوند کے بعض اقوال اور اس کی زندگی کے واقعات کا ایک ایسا مجموعہ کہا جا سکتا ہے جن کو ان کے جمع اور مرتب کرنے والوں نے خاص طور پر ضروری اور حفاظت کے قابل سمجھا۔"

(۵) بعض اور حقائق ملاحظہ ہوں مؤلف تفسیر متی۔ متی کی انجیل کے متعلق رقم طراز ہے کہ "مؤلف نے مضامین کو اپنی رائے کے موافق جیسا مناسب سمجھا ترتیب دیا۔ کہیں تو اس نے اپنی معلومہ تحریری یا زبانی روایات کی بنیاد پر ایسی باتوں کا اضافہ کر دیا۔ یا جیسے اس نے اپنے تجربہ کے موافق تعلیم کے لئے ضروری سمجھا اور کہیں بخوف طوالت کچھ متروک کر دیا۔"

(تفسیر متی ص ۲۵)

تورات کے متعلق بھی جدید تحقیق سے ثابت ہے کہ موجودہ تورات اصلی تورات نہیں ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے اس موضوع پر تفصیلی روشنی اپنی کتاب "دیباچہ تفسیر القرآن (انگریزی)" میں ڈالی ہے اس کتاب کے اردو ترجمے میں یہ مضمون صفحات ۵۰ تا ۵۷ یعنی ۸ صفحات پر مشتمل ہے اسی طرح اناجیل کے متعلق دیباچہ تفسیر القرآن (انگریزی) کے اردو ترجمے میں ص ۵۵ تا ۸۴ یعنی ۳۰ صفحوں میں تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ اناجیل اصل نہیں ہیں تورات اور اناجیل کو غیر محرف و مبدل کہنے والے ضرور اسے پڑھیں

رہا ان کتب مقدسہ کی منسوخی کا سوال سو قرآن کریم میں غیر مبہم الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ واضح کر دیا گیا ہے (۱)

ان الدین عند اللّٰہ الاسلام (آل عمران)

اصل دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک یقیناً اسلام ہے۔ آیت کے اگلے حصہ کا ترجمہ یہ ہے کہ صرف انہی لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی اس کے بعد ان کے پاس علم آچکا تھا۔ آپس کے فساد کی وجہ سے اختلاف کیا اور جو اللہ تعالیٰ کے نشانات کا انکار کرے وہ یاد رکھے کہ اللہ یقیناً جلد حساب کرنے والا ہے۔

(۲) ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ الخ

(آل عمران آیت ۸۶)

ترجمہ:۔ جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو اختیار کرنا چاہے تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

مندرجہ بالا آیات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اب یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ سوائے اسلام کے اور کوئی دین کسی سے قبول نہیں کرے گا مطلب یہ کہ باقی سب ادیان اسلام کے ظہور کے بعد ناقابل قبول اور منسوخ کر دیئے گئے۔

اس صدی کے مجدد اور مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی حکمتیں اور احکام دو قسم کے ہوتے ہیں بعض

(باقی ...)

دار الافتاء ربوہ

چند سوال اور اُن کے جواب

از مکرم سیف الرحمٰن صاحب ناظم دار الافتاء

سوال

کیا جماعت کی طرف سے فقہ کی کوئی مصدقہ شائع شدہ کتاب ہے؟

جواب

ابھی تک جماعت احمدیہ کی طرف سے مصدقہ فقہ کی کوئی مفصل کتاب شائع نہیں ہوئی۔ فقہ احمدیہ اور فتاویٰ احمدیہ دو کتابیں ہیں لیکن نہ تو وہ مفصل ہیں اور نہ ہی جماعت کے کسی مجاز ادارہ کی مصدقہ ہیں۔

سوال

اغراض نکاح کے لئے بلوغت کی عمر کیا ہے؟

جواب

نکاح کی اغراض کے لئے بلوغت کی عمر شرعی لحاظ سے ایام ماہواری یعنی خون حیض کا شروع ہونا ہے لیکن چونکہ یہ کسی حد تک ایک مخفی امر ہے اور بعض اوقات اس پر انحصار مشکلات کا موجب بھی بن سکتا ہے اس لئے علماء امت نے اس معاملہ میں اجتہاد کے دروازہ کو کھلا مانا ہے کہ قرآن کے پیش نظر اور ملکی حالات کے اعتبار سے ممالک میں بھی بلوغت کی عمر کی کوئی حد مقرر کی جا سکتی ہے۔ تاکہ عدالتی اور قضائی فیصلوں میں یکسانی اور آسانی پیدا ہو سکے اس لحاظ سے حکومت کی مقرر کردہ حد بلوغت کی پابندی اور جائز الاتباع ہے اور اس تعیین کو ہم علی الاطلاق خلاف شریعت نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ قانون کا منشاء یہ نہیں کہ اس مدت سے پہلے نکاح ہی ناجائز اور ساقط الاعتبار ہے۔ بلکہ منشاء یہ ہے کہ ایسا کرنیوالے نے ملکی مصلحت کو ملحوظ نہیں رکھا اس لئے وہ مستوجب سزا ہے۔

سوال

کیا نکاح کے لئے ولی کی اجازت ضروری ہے؟

جواب

صحت نکاح کے لئے ولی کی اجازت ضروری ہے ولی کی رضامندی کے بغیر جو نکاح ہو گا۔ وہ جماعت احمدیہ کے نزدیک فاسد الاعتبار ہے۔ البتہ یہ سوال اپنی جگہ موجود ہے کہ جائز ولی کون ہے اس بارہ میں جماعت کا مسلک دوسرے فقہاء سے کسی قدر مختلف ہے۔ باپ دادا اور دوسرے جدی رشتہ دار بے شک ولی ہیں۔ لیکن اگر وہ ولایت کے تقاضوں کو پورا نہ کریں مثلاً بچوں کی پرورش میں انہوں نے کوئی دلچسپی نہ لی ہو۔ یا حالات سے ثابت ہو چکا ہو کہ وہ حقوق ولایت کے اہل نہیں ہیں۔ یا ولی لڑکی کے مفاد کے خلاف ہو اور اس کی رضامندی اور بھلائی کو کوئی اہمیت نہ دیتا ہو تو ایسے حالات میں مجاز ادارہ مثلاً جماعت احمدیہ کے دارالقضاء میں نظارت امور عامہ ایسے ولی کی ولایت کو کالعدم اور غیر مؤثر بھی قرار دے سکتا ہے اس صورت میں السلطان ولی من لا ولی لہٗ کے مطابق اس ادارہ کو ولایت عامہ کے حقوق حاصل ہوں گے جو لڑکی کی درخواست پر اپنی صوابدید اور لڑکی کے مفاد کے پیش نظر کسی بھی مناسب شخص کو خواہ وہ لڑکی کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو ولی مقرر کر سکتا ہے جو لڑکی کی رضامندی کے مطابق نکاح کی تکمیل کرائے گا۔

سوال

آپ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے کبھی اس طرح شب برات نہیں منائی جس طرح کہ آجکل رواج ہے۔ میں اس سے متفق ہوں۔ لیکن آپ نے جو لکھا ہے کہ اس کے بارہ میں حدیث ضعیف ہے۔ اس سے مجھے اختلاف ہے کیونکہ مشکوٰۃ مترجم جلد اول ص ۲۹۴ و ص ۲۹۶ پر کئی احادیث جو ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی وغیرہ سے نقل کی گئی ہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیثیں بڑی قوی ہیں؟

جواب

ان احادیث سے آخر کیا ثابت ہوتا ہے یہی کہ یہ رات بڑی برکتوں والی ہے۔ اس لئے اس رات دعا مانگنے اور عبادت کرنے کی کوشش کی جائے۔ اُن رسوم کا کہاں سے جواز نکل آیا جو آجکل کے معاشرہ میں عام ہیں۔ نیز اس قسم کی احادیث کے باوجود اس رات کو بطور عید کے خصوصیت دینے کا اگر صحابہ اور تابعین میں رواج نہیں ہوا تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان احادیث کی اہمیت انفرادی ہے اجتماعی نہیں نیز کسی حدیث کے مذکورہ کتابوں میں آجانے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ یہ ضرور صحیح ہے اور ان پر تنقید نہیں کی گئی علماء نے ان مذکورہ احادیث پر بڑی جرح کی ہے خواہ وہ ترمذی کی ہوں یا ابن ماجہ وغیرہ کی۔

سوال

کیا قرآن شریف کی قسم کھائی جا سکتی ہے؟

جواب

اسلام میں صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھانے کی اجازت ہے۔ ہاں اس طرح قسم کھانے میں کوئی حرج نہیں کہ مثلاً قرآن پاک ہاتھ میں لے کر یہ قسم کھائے کہ میں اس خدائے واحد کی قسم کھاتا ہوں جس نے قرآن پاک نازل کیا ہے کہ فلاں واقعہ یوں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تحلفوا الا باللّٰہ ولا تحلفوا الا وانتم صادقون۔ کہ اللہ کے نام کے سوا کسی کے نام کی قسم نہ کھاؤ اور ہمیشہ سچی قسم کھاؤ (اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے بخاری، مسلم اور دوسری کتب احادیث)

چندہ مستورات

مستورات کے چندے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:۔

"آئندہ مردوں کے علاوہ مستورات سے بھی پوری شرح سے چندہ وصول کیا جائے۔ جنہیں کوئی آمدنی ہوتی ہو خواہ خاوند کی طرف سے ان کے جیب خرچ کی صورت ہو یا کسی اور ذریعہ سے۔ ان کے علاوہ دوسری مستورات کے متعلق کوئی شرح مقرر نہ ہوگی۔ بلکہ عام طور پر تحریک کی جائے گی کہ وہ بھی حسب حالات اور حسب حیثیت چندہ میں حصہ لیں۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء)

پس جن خواتین کی اپنی ذاتی آمد ہو۔ ان کا چندہ مد "حصہ آمد" میں جمع ہوگا۔ اگر وہ موصیہ ہوں ورنہ "چندہ عام" کی مد میں اور ایسی خواتین کو مقامی جماعتوں کے بجٹوں میں شامل کیا جائے۔ لیکن جن خواتین کی علیحدہ ذاتی آمد نہ ہو وہ حضور کے مذکورہ ارشاد کے ماتحت حسب حالات اور حسب حیثیت جو چندہ ادا کریں وہ رقوم مد "مستورات" میں جمع کرائی جائیں۔ یہ تمام رقوم مقامی جماعت کی وساطت سے بھجوائی جائیں۔ بے شک جہاں جہاں لجنات قائم ہیں وہاں لجنات کے ذریعہ مستورات سے چندہ وصول کیا جائے۔ لیکن لجنات کو چاہیئے کہ وہ یہ چندہ اپنی مرکزی لجنات کی معرفت نہ بھجوایا کریں۔ بلکہ ہر لجنہ اپنی مقامی جماعت کی معرفت یہ رقم بھجوایا کرے۔ اس بارہ میں صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ یہ ہے:۔

(۲۰۳) جو چندے وغیرہ کوئی مقامی لجنہ مرکزی اغراض کے ماتحت وصول کرے۔ ان کے متعلق اس کا فرض ہوگا کہ انہیں جلد تر مقامی انجمن کے ذریعہ مرکز میں ارسال کر دے اور اسے حق نہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی رقم بلا اجازت صدر انجمن احمدیہ مقامی اغراض میں خرچ کرے۔ البتہ مقامی ضروریات کے لئے لجنہ کو اختیار ہوگا کہ ناظر بیت المال کی تحریری منظوری سے مقامی خواتین سے الگ چندہ کرے مگر ضروری ہوگا کہ ایسے چندے کا اثر مرکزی چندوں پر نہ پڑے۔

(ناظر بیت المال)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۱۹۶۳ء

اراکین مجالس انصار اللہ کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سہ ماہی دوم کا امتحان درج ذیل تاریخوں میں ہوگا۔

ربوہ ۱۴/۶/۶۳ اور بیرونجات ۱۶/۶/۶۳

نصاب حسب ذیل ہوگا:۔

(الف) ترجمہ نصف اول پارہ پانچ

(ب) وضو۔ اذان۔ نیز مسجد میں آنے جانے کی ادعیہ ماثورہ۔

ازراہ کرم زیادہ سے زیادہ انصار اللہ اس امتحان میں شریک ہونے کی کوشش کریں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری شیر محمد صاحب انسپکٹر کھنڈوال بعارضہ ٹائیفائیڈ بارہ دن بیمار رہ کر مورخہ ۱۱/۵/۶۳ کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان مرحوم کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنا قرب عطا فرماوے اور درجات میں بلندی عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد نصیر باجوہ از کھیوہ باجوہ
چک نمبر ۵/۴۰۵ اوکاڑہ
ضلع منٹگمری

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے شوہر چوہدری کرامت اللہ صاحب بغرض علاج انگلینڈ تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ ۱۹۶۱ء میں ان کا برین ٹیومر کا اپریشن ہوا تھا۔ جو خدا کے فضل سے کامیاب ہوا۔ البتہ دو سال بعد ان کو ٹانگوں میں سخت کمزوری محسوس ہوئی۔ یہاں کے ڈاکٹروں کے مشورہ کے بعد آپ پھر انگلینڈ تشریف لے گئے ہیں۔ خدا کے فضل سے ٹیومر کا تو کوئی خطرہ نہیں البتہ ٹانگوں کی کمزوری اپریشن کی وجہ سے ہے۔ جس کا علاج ہو رہا ہے۔ مگر پرسوں میرے بیٹے عزیز منصور احمد نے اطلاع دی ہے۔ ابا جان سخت گھبرائے ہوئے ہیں چل پھر نہیں سکتے۔ لہٰذا میں جماعت کی تمام خواتین سے اور بھائیوں سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی گھبراہٹ دور فرما دے اور بخیریت تمام صحت کے ساتھ کراچی واپس لائے۔ آمین۔

چند یوم تک میں بھی انگلینڈ جا رہی ہوں میرے بخیریت وہاں پہنچنے اور ان کو بعافیت یہاں لانے کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ آمین ثم آمین

(بیگم کرامت اللہ کراچی)

۲۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب۔ امیر جماعت احمدیہ۔ کوئٹہ آجکل اپنے کاروبار کے سلسلہ میں جیکب آباد کے نواح میں تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ جہاں وہ ایک غیر آباد صحرا میں شدت گرمی میں خیموں میں مقیم ہیں۔ جہاں میلوں میل تک نہ کوئی آبادی ہے اور نہ پانی کا نشان۔ سانپ اور بچھو بڑی کثرت سے ہیں۔ دعا فرماویں کہ مولا کریم ان کو خیر و عافیت سے رکھے۔ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کے کاروبار کو نفع مند اور بابرکت فرمائے۔ آمین۔

۳۔ نیز مکرم شیخ صاحب کی والدہ صاحبہ جو کوئٹہ کے مشہور مخیر۔ مخلص اور سلسلہ کے ایک فدائی بزرگ حضرت شیخ کریم بخش صاحب مرحوم و مغفور کی اہلیہ ہیں ان دنوں علیل ہیں اور بہت نحیف ہو گئی ہیں۔ ان کی صحت۔ شفائے کامل اور درازی عمر کے لئے دعا فرما دیں مولیٰ کریم اس بابرکت وجود کا سایہ ہم پر سلامت رکھے۔ آمین

۴۔ مکرم پروفیسر قاضی برکت اللہ صاحب ایم اے۔ قائد علاقائی خدام الاحمدیہ میرپور آزاد کشمیر۔ کوئٹہ سے آج بتاریخ ۲۹ مئی بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ آپ تین ماہ انگلستان میں قیام فرما کر انشاء اللہ امریکہ تشریف لے جائیں گے۔ مکرم قاضی صاحب نہایت مخلص اور صالح نوجوان ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ مولا کریم یہ سفر ان کے لئے مبارک فرمائے۔ اور انہیں کامیاب و کامران فرمائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار خلیفہ عبدالرحمٰن۔ قائمقام امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ

۵۔ میں اپریل کی ابتدائی تاریخ کو کوہ مری میں آیا تھا۔ موسم کی خرابی اور مسلسل بارشوں کی وجہ سے بخار اور پیشاب کی تکلیف ہو گئی۔ بخار سے تو آرام ہے۔ البتہ پیشاب کی تکلیف رفع نہیں ہوتی۔ احباب میرے لئے دعا فرماتے رہا کریں۔ میری صحت کا دارومدار احباب کی دعاؤں پر رہا ہے۔ اور یہ ان کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ سرطان ایسی مہلک مرض کے ہوتے ہوئے اب تک زندہ ہوں۔ خاکسار ملک عزیز احمد عفی عنہ بنگلہ نمبر ۱ کلڈنہ مری ہلز

اکاؤنٹنٹ کی فوری ضرورت

جامعہ احمدیہ میں ایک کوالیفائڈ اور تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی فوری ضرورت ہے یہ تین ماہ کے لئے عارضی جگہ ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام ارسال کر دیں یا دفتر جامعہ میں آکر دے جائیں۔ تنخواہ اور دیگر تفصیلات زبانی طے ہوں گی اور تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

رشوت ستانی

مذہب اسلام معاشرہ میں پاکیزگی پیدا کرنا چاہتا ہے اور ہر قسم کی رذائل اور ناپاکیوں سے اجتناب کی ہدایت کرتا ہے ہمارے ملک میں رشوت ستانی بھی ان اعمال سے ہے کہ ناحق کو حق بنا کر معاشرہ میں پراگندگی پیدا کرتی ہے حالانکہ ایک سچے مومن کے لئے اتنا سمجھنا کافی ہے کہ رشوت سے خدا رسول نے منع فرمایا ہے قرآن کریم میں ہے :۔

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل
وتدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال
الناس بالاثم وانتم تعلمون (البقرۃ)

اے مومنو۔ اپنے مال جھوٹ استعمال کر کے مت کھاؤ اور نہ حکام کے پاس لے جا کر مقدمات میں لوگوں کے مال کھاؤ۔ جس کے نتیجہ میں گناہ لازم آئے اور یہ کام تم جانتے بوجھتے کرتے ہو۔ یہ آیت رشوت ستانی سے روکتی ہے اور اسے گناہ قرار دیتی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حدیث شریف میں فرماتے ہیں لعن اللہ الراشی والمرتشی کہ رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر خدا کی لعنت ہے اور لعنت کا مفہوم یہ ہے کہ انسان خدا سے دور ہو جاتا ہے انہی معنوں میں لعین شیطان کا نام ہے جو خدا سے دور ہے پس جو رشوت لیتا ہے وہ آہستہ آہستہ خدا سے دور ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے۔ بدنظری سے اور خیانت سے۔ رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (کشتی نوح ص۲۶)

جماعت کے عہدہ داران کو چاہیئے کہ وہ گاہے گاہے اسلامی اوامر اور نواہی کو بیان کرتے رہیں تاکہ احباب اپنی اصلاح کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح ارشاد)

ضروری اعلان برائے انتخاب مقامی آڈیٹرز

ہر جماعت احمدیہ میں آڈیٹر کا تقرر ضروری ہے۔ مگر اس وقت بیشتر جماعتیں ایسی ہیں کہ جن میں مقامی طور پر آڈیٹر مقرر نہیں ہیں ایسی جماعتوں کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے ہاں مقامی آڈیٹر کا انتخاب حسب قواعد کر کے بہت جلد بھجوا دیں۔ انتخابات کی رپورٹوں کے ساتھ حسب قواعد مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق شامل کی جانی ضروری ہے کہ منتخب شدہ عہدیدار چندہ عام یا حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کے بقایادار نہیں ہیں جو منتخب شدہ احباب موصی ہوں ان کا وصیت نمبر رپورٹ میں درج کیا جائے تاکہ ان کی عدم بقایاداری کے متعلق نظارت بہشتی مقبرہ سے دریافت کیا جائے۔ امراء اضلاع اور ڈویژنل امراء اس بات کی نگرانی فرما دیں کہ ان کے حلقہ کی تمام جماعتوں کے مقامی آڈیٹرز کے انتخابات جلد ہو کر نظارت میں پہنچ جائیں

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اعانت الفضل

محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری نبی احمد صاحب کراچی نے ایک مستحق کے نام روزنامہ الفضل جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کی دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور خدمت دین کی توفیق بخشے۔

۲۔ محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ بصیر پور کے والد مکرم ملک غلام احمد صاحب ڈار انچارج ڈسپنسری بصیر پور تقریباً ایک ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں انھوں نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ بشریٰ خانم کے والد صاحب مکرم کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔ اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

۳۔ محترمہ زاہدہ منصورہ صاحبہ نے اپنے نانا جان چوہدری عطا محمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ تحصیلدار کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری عطا محمد صاحب مکرم کے درجات بلند فرما دے

۴۔ مکرم چوہدری عبدالستار صاحب راولپنڈی نے اپنے بچے کی صحت یابی کی خوشی میں ایک مستحق کے نام چھ ماہ کے لئے روزنامہ اخبار جاری کروایا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مکرم اور ان کے فرزند کو ہر قسم کی دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرما دے

۵۔ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ نے اپنی مرحوم بہن نسیمہ بیگم صاحبہ کی طرف سے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔

مشرقی پاکستان میں ریلیں دوبارہ چلنے لگیں مواصلات کا نظام بھی جزوی طور پر بحال ہو گیا

طوفان میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد آٹھ نو ہزار کے قریب ہے

(عبد المنعم خان)

چاٹگانگ ۳ جون۔ مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر عبد المنعم خان نے کل صبح یہاں انکشاف کیا کہ ان کو جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق منگل کے قیامت خیز طوفان میں آٹھ سے نو ہزار تک افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری ملازم جان و مال فصلوں، مکانوں اور مویشیوں کے نقصانات کا اندازہ لگا رہے ہیں اور دو دن میں نقصانات کے متعلق مستند اعداد معلوم ہو سکیں گے۔

گورنر نے کہا کہ امدادی اقدامات زیادہ وسیع کر دئے گئے ہیں طبی امداد کارکنوں کے دستے متاثرہ علاقوں میں بھیج دئے گئے ہیں۔ ساحلی جزیروں کو غلہ اور امدادی سامان جلد سے جلد پہنچانے کے لئے نقل و حمل کے تمام ذرائع اختیار کئے جا رہے ہیں۔ گورنر نے کہا کہ روپیہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ امدادی کام کے لئے جتنے روپے کی ضرورت ہو گی مہیا کر دیا جائے گا۔

مسٹر عبد المنعم خان نے کل ڈھاکہ سے چاٹگانگ پہنچنے پر طوفان زدہ علاقوں اور ساحلی جزیروں پر پرواز کی وہ کاکسز بازار اور سندویپ کے جزیرے میں اترے بھی، انہوں نے کاکسز بازار میں دو گھنٹے گذارے۔ فرزبی علاقوں کا دورہ کیا اور مقامی حکام سے امدادی اقدامات پر تبادلہ خیالات کیا۔ گورنر نے دیکھا کہ سندویپ میں سب سے زیادہ تباہی پھیلی ہے لیکن جانی نقصان نسبتاً کم ہوا ہے۔

چاٹگانگ واپس پہنچ کر کل رات گورنر کی صدارت میں اعلیٰ سطح کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں صوبائی وزیر خوراک و زراعت قاضی عبد القادر، چاٹگانگ کے کمشنر ایسٹ پاکستان رائفلز کے سیکٹر کمانڈر ڈپٹی کمشنر اور دوسرے اعلیٰ افسر شریک ہوئے، کانفرنس نے امدادی کام کی رفتار کا جائزہ لینے کے بعد ضروری فیصلے کئے، کانفرنس کے بعد گورنر نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ہر بائی بورڈ آف ریونیو کے سینئر رکن مسٹر حسن امدادی کام کے انچارج ہوں گے۔

مسٹر عبد المنعم خان نے بتایا کہ طوفان زدہ علاقوں میں ریلوے لائنوں نے دوبارہ کام شروع کر دیا ہے اور مواصلات کا نظام بھی جزوی طور پر بحال ہو گیا ہے پینے کے پانی کی قلت دور کرنے کے لئے بعض علاقوں میں ٹیوب ویل لگائے جا رہے ہیں۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان روس اور پاکستان کو قریب تر لانے کی کوشش کریں گے؟

دورہ روس کے بارے میں اقوام متحدہ کے حلقوں کی جانب سے مختلف آراء کا اظہار

نیویارک ۳ جون ادارہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر اور اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب اعلیٰ چوہدری محمد ظفر اللہ خان ۴ جون کو روس کے دورہ پر ماسکو پہنچ رہے ہیں اقوام متحدہ کے حلقوں اور سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ آپ پاکستان اور روس کے تعلقات بہتر بنانے کے سلسلہ میں ماسکو جا رہے ہیں۔

اقوام متحدہ کے حلقوں میں آپ کے اس دورہ ماسکو پر تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے حالانکہ اس دورے کا پروگرام کچھ عرصہ قبل بن گیا تھا چوہدری ظفر اللہ خان نے اس دورہ کی تاریخ ۴ جون سے ۲۵ جون تک اس لئے رکھی ہے کہ انہیں یقین ہے کہ جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس جو ۱۴ مئی کو شروع ہوا تھا بہت جلد ختم ہو جائے گا اور اسمبلی اقوام متحدہ کے مالی مسائل پر غور آئندہ موسم خزاں تک ملتوی کر دے گی۔

دریں اثنا بعض حلقوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ جنرل اسمبلی کا اجلاس کافی دیر جاری رہے گا کیونکہ روس کی جانب سے سالانہ چندوں کی عدم ادائیگی کے سبب اقوام متحدہ زبردست مالی بحران کا شکار ہو گئی ہے چوہدری ظفر اللہ خان کا دورہ روس کم از کم اقوام متحدہ کے حلقوں کے لئے غیر متوقع ہے اور یہ غالباً اقوام متحدہ کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے لیکن ابھی تک یہ بات واضح نہیں ہو سکی کہ چوہدری ظفر اللہ خان جنرل اسمبلی کے صدر کی حیثیت سے روس کا دورہ کریں گے یا اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب اعلیٰ کی حیثیت میں یا دونوں حیثیتوں میں۔

اقوام متحدہ کے قریبی حلقوں سفارتی نمائندوں اور سیاسی مبصرین کے خیال کے مطابق چوہدری ظفر اللہ خان روسی سربراہوں سے اقوام متحدہ کے مالی امور کے بارے میں بات چیت نہیں کریں گے ان کے مطابق دورہ کے مقاصد حسب ذیل ہیں:۔

چین اور بھارت کے سرحدی تنازعہ کے بعد مغربی ممالک کا میلان اور رجحان بھارت کی جانب زیادہ ہو گیا ہے اور ان کے بھارت سے تعلقات گہرے ہو گئے ہیں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کوشش کریں گے کہ روس کے پاکستان سے تعلقات بہتر ہو جائیں۔

(۲) روس سابق پاکستانی وزیر خارجہ اور بین الاقوامی عدالت کے سابق جج چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو جن کو روس کا گر اور دوست شمار نہیں کیا جاتا کئی بار دورہ کی دعوت دے چکا ہے پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے دورہ چین کے بعد روس کے حلقے چوہدری ظفر اللہ خان کے دورہ کو خاص اہمیت دے رہے ہیں۔ (ڈپ۔ پ پ ی)

(نوائے وقت ۲ جون ۶۳ء)

کمیشن کے امتحان کا التواء

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں ملازمت کے خواہشمند امیدواروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کمیشن کا امتحان ۸ و ۹ جون کی بجائے ۱۵ و ۱۶ جون ۱۹۶۳ء کو منعقد ہو گا۔ تمام امیدوار ۱۵ جون کو ۸ بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں پہنچ جائیں۔

ہر امیدوار اپنی اپنی قلم دوات اور جوابات کے لئے کاغذ اپنے ہمراہ لائے اسی دن امیدواروں کا انٹرویو شروع کیا جائے گا۔ انٹرویو کے وقت میٹریکولیشن کا اصل سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہو گا۔

(ناظر بیت المال (سیکرٹری کمیشن) ربوہ)

قرآن کریم کی رو سے موجودہ بائیبل کی حیثیت

(بقیہ صفحہ ۵)

مستقل اور دائمی ہوتے ہیں بعض آنی اور وقتی ضرورتوں کے لحاظ سے صادر ہوتے ہیں۔ اگرچہ اپنی جگہ ان میں بھی ایک استقلال ہوتا ہے مگر وہ آنی ہی ہوتے ہیں مثلاً سفر کے لئے نماز یا روزہ کے متعلق اور احکام ہوتے ہیں اور حالت قیام میں اور۔ یا جب عورت نکلتی ہے تو وہ برقع لے کر نکلتی ہے گھر میں ایسی ضرورت نہیں ہوتی کہ برقع سے کر پھرتی رہے اسی طرح پر توریت اور انجیل کے احکام آنی اور وقتی ضرورتوں کے موافق تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو شریعت اور کتاب لے کر آئے تھے وہ کتاب مستقل اور ابدی شریعت ہے اس لئے اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ کامل اور مکمل ہے۔ قرآن شریف قانون مستقل ہے اور توریت اور انجیل اگر قرآن شریف نہ بھی آتا تب بھی وہ منسوخ ہو جاتیں کیونکہ وہ مستقل اور ابدی قانون نہ تھے

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۳)

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ریزولیوشن نمبر ۸ مورخہ ۲۹-۵-۶۳ میں فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی اشاعت امور تالیف و تصنیف و اصلاح دار (سناد) کوئی ادارہ یا فرد بغیر حصول اجازت صدر انجمن احمدیہ نہ کرے ادارہ جات اور احباب اس کی پابندی فرمائیں“۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

ولادت

ربوہ۔ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲ و ۳ جون ۱۹۶۳ء بروز یکشنبہ و دوشنبہ کی درمیانی شب مکرم بشیر احمد صاحب کارکن دفتر ایڈیٹر الفضل کو شادی کے ۹ سال بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں نواب الدین صاحب محلہ دار الیمن ربوہ کا پوتا ہے

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل و کرم سے صحت و عافیت کی لمبی عمر دراز عطا کرے اور بلند اقبال اور خادم دین بنائے۔ آمین

ضروری اعلان

موٹر لانچ ٹیک ووڈ (MOTOR LAUNCH TEAK WOOD) کے لئے مشتہرہ ٹنڈر نمبر ۶۳-D/۱۹۷/۲۶ واجب الوصول ۳/۶/۶۳ منسوخ کر دیا گیا ہے

اے حمید چیف کنٹرولر آف پرچیز

درخواست دعا

میرے بزرگ اور محترم برادر ڈاکٹر لطف حسن صاحب آجکل لاہور میں بہت بیمار ہیں۔ احباب کرام اور درویشان قادیان ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد فقیر اللہ خان سابق ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز ربوہ محلہ دار الرحمت وسطی)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔